کفارے کے روزوں میں 60 دنوں کا اعتبار ہے یا چاند کے دو مہینوں کا؟

ریفرنس نمبر: Nor. 11203

تاریخ: 27-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ماہِ رمضان کا روزہ بلاعذر شرعی جان بوجھ کر توڑنے کی وجہ سے جس شخص پر دیگر شرائط کی موجودگی میں کفارہ لازم ہوا اور وہ لگاتار دوماہ کے روزے رکھ کر کفارہ ادا کر رہا ہو، تو کیا اسے ساٹھ دن کے روزے رکھنا لازم ہے؟ یا چاند کا مہینا 29 دن کا ہونے سے کفارے کے دن کم ہو جائیں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

رمضان المبارک کا قصداً روزہ توڑنے کی صورت میں ظہار کے کفارے کی طرح دوماہ کے لگاتار روزے رکھنے کا حکم ہے، اس طرح کہ اگر روزہ رکھنے کی ابتدا قمری مہینے کی پہلی تاریخ سے ہو، تو دوسرے قمری مہینے کے آخری دن تک روزہ رکھنے سے کفارہ مکمل ہو جائے گا، اگرچہ دونوں مہینے 29 دن کے ہوں۔ البتہ جو شخص قمری مہینے کی پہلی تاریخ سے روزہ رکھنے کے بجائے کسی اور تاریخ سے روزوں کی ابتدا کرے، تو اسے ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہے۔

سنن الدار قطنی کی روایت میں ہے: "عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر الذی افطر یوما من رمضان بکفارۃ الظھار" یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے ایک دن روزہ توڑنے والے کو کفارہ ظہار کا حکم دیا۔

(سنن الدارقطنی، جز2، صفحہ 411، دار المعرفۃ بیروت)

ردالمحتار میں ظہار کے روزے کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا: "اذا ابتدأ الصوم فی اول الشھر کفاہ صوم شھرین تامین او ناقصین وکذا لو کان احدھما تاما والآخر ناقصا، وان لم یکن صومہ فی اول الشھر برویۃ الھلال بان غم او صام فی اثناء الشھر فانہ یصوم ستین یوما" یعنی جب کفارے کے روزہ رکھنے کی ابتدا مہینے کے شروع سے ہو، تو 2 ماہ کے روزے کفایت کریں گے، چاہے 2 ماہ مکمل 30 دن کے ہوں یا دونوں 29 دن کے

ہوں یا دونوں میں سے ایک 30 دن کا مکمل ہو اور دوسرا 29 دن کا ہو۔ اور اگر چاند دیکھ کر مہینے کی ابتدا سے روزے نہیں رکھے اس طرح کہ بادلوں کی وجہ سے رویت ہلال نہ ہوئی یا مہینے کے درمیان سے روزہ رکھنا شروع کیا، تو 60 دن کے روزے رکھے گا۔ **(ردالمحتار مع الدر المختار، جلد 5، صفحہ 141، مطبوعہ کوئٹہ)**

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں رمضان کے روزے کا کفارہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "(صام شهرين متتابعين) ولو ثمانية وخمسين يوما بالهلال والا فستين يوما" یعنی 2 ماہ کے لگاتار روزے رکھے، اگرچہ 58 دن بنیں جبکہ روزے چاند دیکھ کر شروع کرے ورنہ 60 دن پورے کرے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد 2، صفحہ 335، مکتبہ غوثیہ کراچی)

نزہۃ القاری میں ہے: "دار قطنی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جس نے رمضان میں روزہ توڑ دیا تھا، ظہار کے کفارے کا حکم دیا اور ظہار کے کفارے میں ترتیب ہے، نیز اس حدیث کا سیاق بھی اس پر نص ہے۔ سب سے پہلے غلام آزاد کرنا۔ یہ غلام مرد ہو یا باندی، مسلمان ہو یا کافر، بچہ ہو یا بوڑھا۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو، تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے۔ اس کی بھی استطاعت نہ ہو، تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔" **(نزھۃ القاری، جلد 3، صفحہ 337، فرید بک اسٹال، لاھور)**

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے، تو دوسرے مہینے کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا، اگرچہ دونوں مہینے 29 کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں، تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے۔" **(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 213، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

11 جمادی الاولی 1442ھ/27 دسمبر 2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے